دعوت و تبلیغ کا داعی

اصلاحِ امت

سلسلہ نمبر 118 | ذی الحجہ 1443ھ | July 2022

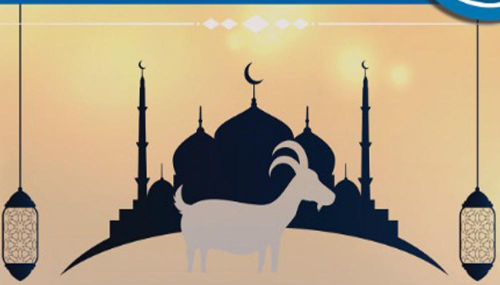

سنت ابراہیمیؑ

فضائل | اعتراضات جوابات | مسائل | اجتماعی قربانی

مؤلف
نعمان نعیم

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

سنت ابراھیمیؑ

(فضائل،اعتراضات جوابات،مسائل،اجتماعی قربانی)

افضل ترین عشرہ:

ماہِ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ قرآن وحدیث کے مطابق سال کے تمام دنوں میں افضل ترین عشرہ ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن دنیا کے تمام دنوں میں سب سے افضل ہیں۔(مجمع الزوائدومنبع الفوائد، ج:4،ص:17)

محبوب ترین اعمال :

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل اللہ تعالی کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے نیک عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو، صحابہ کرامؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے، مگر وہ شخص جو جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلے، پھر اِن میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آئے۔(یعنی سب اللہ کے راستے میں قربان کردے، اور شہید ہوجائے۔(ترمذی شریف، حدیث:757)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے (ابتدائی) دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس کی عبادت اللہ کو زیادہ محبوب ہو، ان ایام میں سے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ان کی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔(ترمذی شریف، حدیث نمبر:758)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی دن بھی عمل ذی الحجہ کے ان دس دنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عظیم اور پسندیدہ نہیں، جن میں کوئی عمل کیا جائے، تم ان دس دنوں میں تہلیل (لا الہ الا اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمد للہ) کی کثرت کیا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد)

ساری عبادتیں یک جا:

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ تمام بڑی اور اصل عبادتیں اس کے اندر یک جا ہیں، جیسے: نماز، روزہ، صدقہ وخیرات (قربانی) اور حج، جبکہ کسی بھی موقع پر یہ ساری عبادتیں اکٹھی نہیں ہوتیں۔ **(فتح الباری، ابن الحجر، ج:2،ص:260)**

یوم عرفہ کا روزہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یومِ عرفہ (نو ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرما دیں گے۔ **(ترمذی شریف، جلد 1 صفحہ 354)**

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ کردیتا ہے۔ **(مسلم شریف، حدیث نمبر:2747)**

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا، تو اس کے لگاتار دو سال کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ **(معجم کبیر للطبرانی، ج:6،ص:179)**

نوٹ: ان احادیث مبارکہ میں عرفہ کے روزے کی وجہ سے گناہوں کی معافی سے مراد

صغیرہ گناہوں کی معافی ہے، جبکہ کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے توبہ شرط ہے۔

فائدہ: شریعت نے نو ذی الحجہ کے دن کو یوم عرفہ کا نام دیا ہے۔ ذوالحجہ کی نو تاریخ کا دن سال کا واحد دن ہے، جسے شریعت نے ''یوم العرفہ'' قرار دیا کیونکہ اس تاریخ کو حج کا اہم ترین رکن وقوف عرفہ، عرفات کے میدان میں ادا کیا تا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ یعنی جتنی کثیر تعداد کو عرفہ کے دن خلاصی ہوتی ہے، اتنی کثیر تعداد کسی اور دن کی نہیں ہوتی۔ **(مسلم، مشکوٰۃ)**

عید کے دن یعنی دس ذی الحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ **(ترمذی جلد 1 صفحہ 362)**

ذی الحجہ کی دس، گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ کے چار مسلسل دن ہیں، جن میں کسی مسلمان کو کسی بھی قسم کا روزہ رکھنے کی اجازت ہی نہیں۔

تکبیراتِ تشریق:

نو ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ ان دنوں میں ہر فرض نماز کے بعد تکبیراتِ تشریق ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ تکبیرات نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے شروع کی جاتی ہیں اور تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز میں پڑھی جاتی ہیں، یہ کل تیئیس (23) نمازیں بنتی ہیں۔ ان کا پڑھنا ہر مرد و عورت پر واجب ہے، چاہے نماز با جماعت ادا کر رہے ہوں یا اکیلے، مسجد میں یا گھر میں۔۔ مرد درمیانی آواز سے اور عورت آہستہ پڑھے۔ اس میں قربانی کرنے اور نہ کرنے والے تمام نمازی شامل ہیں۔ ان تکبیرات کی کوئی قضا یا نعم البدل نہیں، البتہ نہ پڑھنے کا گناہ ہوگا، جس کی سچے

دل سے توبہ کرنا ہوگی۔

تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں: **اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، ولِلّٰہِ الحمد** (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 73)

فائدہ: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیراتِ تشریق تین برگزیدہ شخصیات کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کا مجموعہ ہے۔ان میں سے پہلی شخصیت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کی ہے جو فرشتوں کی جماعت کے سردار ہیں۔ دوسری شخصیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور تیسری شخصیت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر پورے انہماک کے ساتھ خلوص وللّٰہیت سے چھری چلاتے ہوئے ایک سخت وشدید امتحان میں پورا اتر رہے تھے تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام جنت سے ایک مینڈھا لے کر اس مقام پر نازل ہوئے اور باپ بیٹے کی توجہ حاصل کرنے کے بلند آواز سے تکبیر پڑھی: "**اللہ اکبر، اللہ اکبر**"

اس تکبیر کو سنتے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلند آواز سے کہا: "**لاالہ الا اللہ واللہ اکبر**" یہ آواز جونہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کانوں تک پہنچی، انہوں نے فرمایا: "**للہ اکبر، وللہ الحمد.**"

یہ کلمات حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے جذبۂ ایثار اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی بے نفسی اور تسلیم ورضا کی یاد دلاتے ہیں۔

اس رسالے میں عشرہ ذی الحجہ کے تمام اعمال کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

قربانی

قربانی کسے کہتے ہیں؟

ذی الحجہ کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو صاحبِ استطاعت مسلمان جانور قربان کرتے ہیں، اصطلاح میں اسے قربانی کہا جاتا ہے۔

عظیم قربانی کی یادگار:

قربانی ایک عظیم قربانی کی یادگار ہے، یہ قربانی کسی جانور کی نہیں تھی، بلکہ اللہ کے ایک برگزیدہ بندے نے اپنے رب کے حکم سے اپنے لختِ جگر کو قربانی کے لیے پیش کر دیا تھا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں ایک جلیل القدر صاحبزادہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام عطا فرمایا۔ جب وہ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچے اور اپنے والد بزرگوار کے کاموں میں ان کی معاونت کے قابل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک خواب دکھایا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ چونکہ اس معاملے کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا، اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آگاہ فرمایا، فرماں بردار فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس خواب پر عمل کرنے کا اپنے ابا جان کو مشورہ دیا، چنانچہ باپ بیٹے دونوں نے پوری جاں نثاری کے ساتھ اس خواب پر عمل کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہیں ہونے دیا، کیونکہ مقصود ان کی جان لینا نہیں، حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی اطاعت و فرماں برداری کا امتحان لینا تھا۔ ان کی جگہ جنت سے حضرت جبرئیل علیہ

السلام ایک مینڈھا لے کر آئے، جسے ذبح کر دیا گیا۔ اس داستانِ مہر و وفا کی یادگار کے طور پر شریعت اسلامیہ نے قربانی کو واجب کر دیا۔

قربانی کی روح:

دیگر عبادات کی طرح قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ اس کی بنیادیں اخلاص، للٰہیت اور اللہ تعالیٰ رضامندی کے جذبات پر قائم ہیں۔ اگر قربانی میں بچوں کا دباؤ، محلے والوں پر شان و شوکت کے اظہار سمیت کسی قسم کے ریاکاری و دکھلاوے کے جذبات کی آمیزش ہوئی تو قربانی بے جان و بے روح ہو کر رہ جائے گی۔

قربانی کے جانور کا پیغام:

قربانی کا جانور دنیا سے جاتے ہوئے زبانِ حال سے قربانی کرنے والے کو یہ پیغام دے رہا ہوتا ہے کہ یوں تو روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں جانور دنیا بھر میں ذبح ہو رہے ہیں، لیکن میرے خالق نے میرا انتخاب قربانی کے لیے کیا تھا اور آج میں اس انتخاب پر تمہارے ہاتھوں ذبح ہوتے ہوئے سرخرو ہو کر اپنے پروردگار کے پاس جا رہا ہوں، جس نے کبھی مجھے بھوکا پیاسا نہیں رکھا۔ تمہیں بھی تو اسی خالق نے اپنی عبادت کے لیے منتخب کیا ہے، کیا تم اس انتخاب پر پورے اترتے ہو؟ تمہیں بھی ایک دن اس کے دربار میں حاضر ہونا اور اس سوال کا جواب دینا ہے، لہٰذا اپنے اعمال کا جائزہ لو اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کرو۔

قربانی کا نصاب:

قربانی واجب ہونے کا نصاب وہی ہے، جو صدقۂ فطر کے واجب ہونے کا نصاب ہے۔

قربانی کن پر واجب ہے؟

ایسے تمام مسلمان جو عاقل، بالغ اور اپنے وطن میں موجود ہوں اور اُن کے پاس ان تاریخوں میں اپنی ضرورت سے زائد اتنی مالیت موجود ہو جس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہو تو ایسے تمام مسلمان مرد وعورت پر قربانی کرنا واجب ہے، چاہے وہ شہری ہوں یا دیہاتی، تاجر ہوں یا صنعت کار و دست کار، مویشی پالنے والے ہوں یا کسان، ملازمت پیشہ ہوں یا مزدور، شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، پڑھے لکھے ہوں یا اَن پڑھ، غرضیکہ ہر صاحبِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔

مالیت سے کیا مراد ہے؟

مالیت سے صرف نقد رقم مراد نہیں، بلکہ اس مالیت میں نقد رقم، بنک میں جمع شدہ رقم، وصول ہونے والے قرضے، پرائز بونڈز، این آئی ٹی یونٹس، کمپنیوں کے حصص، وصول ہونے والی بی سی میں ادا شدہ رقم، مال تجارت میں خام مال اور تیار شدہ مال کا اسٹاک، پہننے کے تین جوڑے سے زائد کپڑے، روزانہ کے استعمال میں آنے والے برتن و بستروں سے زائد برتن و بستر، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، وی سی پی وغیرہ سب شامل ہیں۔

قربانی کے ایام:

ذوالحجہ کے مہینے کی دس، گیارہ اور بار تاریخ قربانی کے ایام ہیں۔

دس تاریخ کو قربانی کا اولین وقت:

شہری علاقوں میں عیدالاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی کے بغیر قربانی شروع کرنا جائز نہیں،

گاؤں اور دیہات میں، جہاں نمازِ عید نہیں ہوتی، صبح صادق کے بعد قربانی کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔

شہری کی بھیجی ہوئی قربانی دیہات میں:

اگر کسی شہر کے رہنے والے نے اپنی قربانی کسی گاؤں میں بھیج دی ہے تو گاؤں میں ہونے کی وجہ سے صبح صادق کے بعد قربانی کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔ یہ تفصیل صرف دس ذی الحجہ کے لیے ہے، کیونکہ نمازِ عید صرف دس ذی الحجہ کو ادا کی جاتی ہے۔

گیارہ اور بارہ تاریخ کو قربانی کا وقت:

گیارہ کو نمازِ فجر سے پہلے بھی اور اسی طرح رات کو بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔قربانی کا وقت بارہ ذی الحجہ کو سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک باقی رہتا ہے۔رات کے اوقات میں قربانی کرنے کی صورت میں اتنی روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے کہ شریعت کی نگاہ میں ذبح کا عمل درست ہو جائے۔

قربانی کی قضا:

اگر ان مخصوص تاریخوں میں ذبح کا عمل نہ ہوسکے تو واجب ہونے کی وجہ سے ذمے پر باقی رہتا ہے، جس کی قضا زندگی بھر میں کسی بھی وقت کرنا ضروری ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ جانور کی قیمت کسی مستحق کو دے دی جائے۔

قربانی کے جانور:

قربانی کے جانوروں میں بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، بھیڑ، بھیڑی، مینڈھا، مینڈھی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی شامل ہیں۔

نوٹ: ان کے علاوہ کسی جانور، پرندے وغیرہ کی قربانی اس کے حلال ہونے کے

باوجود جائز نہیں۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں:

بکرا، بکری مکمل ایک سال کے۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا مکمل دو سال کے۔ اونٹ اونٹنی پانچ سال کے ہونا ضروری ہیں۔ البتہ دنبہ، بھیڑ، مینڈھا (نرو مادہ) چھ ماہ کے ہوں، لیکن اتنے موٹے تازہ ہوں کہ ایک سال کے دکھائی دیتے ہوں تو ان کی قربانی درست ہے۔

قربانی کے عیب دار جانور:

مذکورہ بالا جانوروں میں پائی جانے والی بعض کمزوریاں اور عیوب قربانی کے لیے شریعت کی نظر میں رکاوٹ بنتے ہیں، لہٰذا قربانی کے جانوروں کا ان عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) اندھا ہونا۔ (2) کانا ہونا۔ (3) بھینگا ہونا۔

(4) ایک تہائی سے زیادہ بصارت وسماعت سے محروم ہونا۔

(5) ایسا لنگڑا جانور جو چلنے کے دوران چوتھی ٹانگ کا سہارا نہ لے سکتا ہو۔

(6) ایسا جانور جس کے دانت نہ ہوں۔

(7) ایسا جانور جو پاگل ہو گیا ہو۔

(8) ایسا جانور جو متعینہ عمر (بکرا، بکری مکمل ایک سال، گائے، بیل، بھینس، بھینسا مکمل دو سال، اونٹ اونٹنی پانچ سال، فربہ دنبہ، بھیڑ، مینڈھا (نرو مادہ) چھ ماہ) سے کم ہو۔

(9) جس جانور کا کان یا دم یا چکتی ایک تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں۔

(10) ایسا جانور جو ایسا کمزور ہو کہ اس کی ہڈیوں کا گودا تک ختم ہو گیا ہو اور خود چل کر

قربان گاہ تک بھی نہ جا سکے۔

(11) ایسا جانور جو خارشی ہو۔

(12) ایسا جانور جس کے سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں یا اتنے ٹوٹ گئے ہوں کہ اس کا اثر دماغ کی ہڈی تک پہنچ گیا ہو۔

(13) بکری کا ایک تھن اور گائے اور اونٹنی کے دونوں تھن سوکھ گئے ہوں۔

خصی جانور کی قربانی:

شروع زمانے سے خصوصاً بکرے کو مشین کے ذریعے خصی کرنے کا رواج رہا اور آج تک قائم ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں بھی یہ رواج موجود تھا اور نبی ﷺ نے ایسے بکرے کی قربانی کو درست قرار دیا ہے، لہٰذا بکرے کا خصی ہونا عیب شمار نہیں ہوگا اور خصی بکرے کی قربانی درست اور جائز ہے۔

قربانی کے چھوٹے جانور میں شراکت؟

قربانی کے لیے جتنے چھوٹے جانور مخصوص کیے گئے ہیں، جیسے: بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، مینڈھا، مینڈھی، بھیڑ، بھیڑی؛ اِن میں تو ایک سے زائد آدمی شریک نہیں ہو سکتے، یہ فی کس ایک ہی فرد کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

قربانی کے بڑے جانوروں میں شراکت

قربانی کے جتنے بڑے جانور ہیں، مثلاً: گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی؛ اِن میں فی کس ایک جانور میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

شراکت کی اہلیت کے لیے شرائط:

شرط یہ ہے کہ ایک بڑے جانور میں جو سات افراد شریک ہیں:

(۱) اُن سب کا عقیدہ درست ہو۔ اُن میں کوئی کافر یا مشرک نہ ہو۔

(۲) ان میں سے کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، مالی حوالے سے بھی سات برابر کے حصے ہوں اور گوشت کے حوالے سے بھی اندازے سے نہیں، بلکہ تول کر سات برابر کے حصے کیے جائیں۔

قربانی کا جانور کون ذبح کرے؟

قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا افضل ہے، یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں، ہر مسلمان خود اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرسکتا ہے، مسلمانوں کی اسی کمزوری کی وجہ سے ایک تو عید و قربانی کے ایام میں قصائی اپنے ریٹ بڑھا دیتے ہیں، دوسرے بہت سارے غیر مسلم بھی محض زیادہ سے زیادہ پیسے کمانے کے لالچ میں قصائی بن جاتے ہیں، حلیے سے کسی کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کی پہچان دن بدن مشکل ہوتی جارہی ہے کیونکہ مسلمانوں نے بھی، فیشن کے نام پر اور ماڈرن نظر آنے کے شوق میں غیر مسلموں جیسے حلیے اپنا رکھے ہیں، پیشانی پر کسی کے لکھا ہوا نہیں ہوتا، نیز کوئی اور ذریعہ بھی تحقیق کا اختیار کرنا مشکل ہے کیونکہ سب کو جلد سے جلد قربانی کے فریضے سے سبک دوش ہونے کی فکر لگی رہتی ہے، ان مفاسد سے بچنے کا واضح، آسان اور ایک نکاتی حل یہی ہے کہ اپنا قربانی کا جانور خود ذبح کیا جائے۔ یہ کوئی پہاڑ نہیں ہے جسے اٹھایا نہ جاسکے۔ ذیل میں قربانی کا مسنون طریقہ درج کیا جاتا ہے:

جانور ذبح کرنے کا آسان طریقہ:

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا درست اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ:

(۱) سب سے پہلے جانور کو قبلہ رخ لِٹا دیا جائے۔

(۲)اس کے بعد اُس کے گلے پر جانور کی زندہ حالت میں ابھری ہڈی کے نیچے ''بسم اللہ اللہ اکبر '' پڑھتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ تیز دھار چھری اُس وقت تک چلائی جائے کہ اس کے گلے کی چار رگوں میں سے کم از کم تین رگیں کٹ جائیں۔اگر تین سے کم رگیں کٹیں تو جانور مردار ہو جائے گا۔

(۳)ذبح کرتے ہوئے اس کی گردن علیحدہ نہ کی جائے اور ذبح شدہ جانور کے ٹھنڈا ہو جانے سے پہلے اس کی کھال اتارنے کا کام بھی شروع نہ کیا جائے۔

قربانی کرنے والے کا اختیار:

شریعت نے قربانی کرنے والے کو مکمل اختیار و اجازت دی ہے کہ وہ (۱) چاہے تو پورا کا پورا گوشت تقسیم کر دے اور (۲) چاہے تو کسی کو ایک بوٹی بھی نہ دے۔

شریعت کی ترغیب:

ہاں !البتہ شریعت نے اخلاقاً قربانی کرنے والے کو یہ ترغیب دی ہے کہ وہ گوشت کے تین حصے کر لے:

(۱) ایک اپنے لیے رکھ لے۔

(۲) دوسرا دوست احباب، پڑوسیوں، رشتے داروں میں تقسیم کر دے۔

(۳) تیسرا اللہ تعالیٰ کے نام پر غریبوں میں تقسیم کر دے۔

غریبوں کا حصہ اور ہمارا ظلم:

لوگ گوشت کے مذکورہ بالا طریقوں سے تین حصے تو کرتے ہیں۔گوشت کے اچھے حصے اپنے لیے الگ کر لیے جاتے ہیں اور رشتے داروں کو بھی ''گزارے لائق'' گوشت دے دیا جاتا ہے، کیونکہ اُن کی طرف سے گلہ گزاری کا خوف ہوتا ہے

کہ کل کلاں گھر نہ پہنچ جائیں کہ گوشت کے نام پر کیا دیا تھا؟ مگر غریب کے حصے میں خوب ڈنڈی ماری جاتی ہے۔ یوں قربانی کے گوشت کی تقسیم میں ایک ایسے ظلم کا ارتکاب عام ہوتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے قربانی کے ثواب کے بالکل ضائع یا کم از کم ناقص ہونے کا خطرہ ہے، وہ یہ کہ جب غریبوں کے حصے کا گوشت نکالا جاتا ہے تو اس بات کا پورا ''اہتمام'' کیا جاتا ہے کہ ان کے حصے میں بغیر گوشت کی ہڈیاں، چھیچھڑے، چربی اور پھیپھڑے وغیرہ ہوں۔ دل میں یہی ہوتا ہے کہ غریب کو جو ملے غنیمت ہے، وہ کون سا ہم سے سوال اور باز پرس کرسکتا ہے۔

یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ ہم سے غریب سوال نہیں کرسکتا، اس لیے ہم جو چاہیں کریں۔ کیونکہ قربانی کا گوشت بظاہر تو غریب کو دیا جارہا ہے، لیکن حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کو دیا جارہا ہے، کیونکہ غریب کو دینے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ایسے لوگ بس! ذراسی دیر کے لیے یہ ضرور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیسا دیا ہے اور میں بدلے میں اُسے کیسا لوٹا رہا ہوں؟

عقیقے کے گوشت کی تقسیم:

عقیقے کے گوشت کا معاملہ بھی قربانی کے گوشت کی طرح ہے، یعنی عقیقے کا گوشت: سارا خود بھی کھاسکتے ہیں۔ اہلِ محلّہ اور قرابت داروں کی دعوت کرکے اُن کو بھی کھلاسکتے ہیں، دوسروں کو ہدیہ بھی دے سکتے ہیں، البتہ مستحب یہی ہے کہ:

قربانی کے گوشت کی طرح عقیقے کے گوشت کے بھی تین حصے کیے جائیں:

(۱) ایک حصہ اپنے لیے رکھا جائے۔

(۲) ایک حصہ عزیز واقارب میں تقسیم کیا جائے۔

(۳) ایک حصہ فقرا میں تقسیم کیا جائے۔ یہ مستحب ہے۔ عقیقے کے گوشت سے دعوت کرنا بھی جائز ہے اور یہ تاثر بھی درست نہیں کہ یہ گوشت صرف غریب و مستحقین کھا سکتے ہیں۔ صاحبِ حیثیت مال داروں کے لیے بھی ایسی دعوت میں شریک ہونا درست اور جائز ہے۔

چرم قربانی اور قربانی کرنے والے کا اختیار:

قربانی کے جانور کی کھال کے سلسلے میں بھی شریعت نے قربانی کرنے والے کو مکمل اختیار دیا ہے کہ وہ اسے جس مصرف میں لانا چاہے لا سکتا ہے، لہٰذا:

(۱) قربانی کی کھال اپنے ذاتی مصرف میں بھی لائی جاسکتی ہے۔

(۲) قربانی کی کھال کسی کو ہدیہ بھی کی جاسکتی ہے۔

قربانی کی کھال کی قیمت:

اگر قربانی کرنے والا قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ اب یہ شخص اس کی رقم کو اپنے ذاتی استعمال میں نہیں لا سکتا، بلکہ اس کی قیمت کو لازماً مستحق زکوٰۃ پر صدقہ کرنا ہوگا۔

قربانی کی کھالوں کا بہترین مصرف:

اگر قربانی کرنے والا قربانی کی کھال کو ذاتی استعمال میں بھی نہیں لانا چاہتا اور کسی کو ہدیہ بھی نہیں کرنا چاہتا تو اس کا بہترین مصرف یہ ہے کہ وہ یہ کھال دینی مدارس کے طلبا کے لیے صدقہ کرے، مدارسِ دینیہ کے طلبہ اس کے مستحق اور سب سے افضل مصرف ہیں۔ اگرچہ قربانی کی کھال کسی بھی مستحق کو دی جاسکتی ہے، مگر مدارس کے طلبہ کو دینے میں اجر دُگنا ہے، کیونکہ وہ دن رات اللہ اور رسول ﷺ کے فرامین، قرآن

وسنت کی تعلیم اور دین سیکھنے میں مصروف ہیں، جب تک وہ دین سیکھیں گے اور بعد میں دوسروں کو دین سکھائیں گے اِن طلبہ کی کسی بھی طرح معاونت کرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا، گویا قربانی کی کھال مدارس کے طلبہ کو دینے میں صدقۂ جاریہ والا اجر ہے کہ دینے والا دنیا سے چلا بھی جائے گا مگر اس کے نامۂ اعمال میں اجر وثواب لکھا جاتا رہے گا، کیونکہ یہ دین اور علوم دینیہ کے ساتھ معاونت کی ایک صورت ہے۔

قربانی کے فضائل

کئی احادیث میں قربانی کے فضائل وارد ہوئے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(1) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ (یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس قربانی کے کرنے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (پھر) سوال کیا) یارسول اللہ ﷺ! اون کے بدلے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 226، باب ثواب الاضحیہ)

(2) امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عید الاضحیٰ کے دن کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے بالوں، سینگوں اور کھروں سمیت آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کیہاں شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہٰذا تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔ (جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 275،

باب ماجاء فی فضل الاضحیہ)

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی خرچ کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہ نسبت اس خرچ کے جو بقرہ عید والے دن قربانی پر کیا جائے ہرگز نہیں۔(سنن الدار قطنی ص774 باب الذبائح ،سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 9 صفحہ261)

قربانی کے فضائل کے ساتھ ساتھ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے بارے میں رحمت للعالمین ﷺ نے جو وعید ارشاد فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے:

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو قربانی کی وسعت حاصل ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ پھٹکے۔(سنن ابن ماجہ، صفحہ226 باب الاضاحی ،مسند احمد، جلد2 صفحہ 321 رقم8254، السنن الکبریٰ، جلد9 صفحہ260 کتاب الضحایا، کنز العمال رقم12261)

قربانی کے مسائل

مسئلہ: قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے بقدر مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں اور مال کا مالِ تجارت ہونا بھی شرط نہیں ہے، ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہو جائے تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: قربانی کا تعلق کرائے کے گھر یا ذاتی گھر میں رہنے سے نہیں، بہر صورت صاحبِ نصاب پر قربانی کرنا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے اوپر قرض ہو اور اُس کے پاس کچھ مال بھی ہو تو اگر یہ مال اتنا ہو

کہ عید کے تیسرے دن تک واجب الادا قرض ادا کرنے کے بعد بھی اُس کے پاس بنیادی ضرورت سے زائد، نصاب کے بقدر یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر مال بچا رہتا ہے، تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہوگیا و راگر قرض ادا کرنے کے بعد نصاب سے کم مال بچے، تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس صرف اتنا مال ہے، جس کی قیمت قرض سے کم ہے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی، ایسے شخص کی بیوی یا بالغ اولاد کا تعلق اُس شخص کے ساتھ نہیں، اگر اُن کے پاس نصاب موجود ہو تو ان پر مستقل قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ: مال دار شخص کے قربانی کے لیے خریدے ہوئے جانور میں قربانی سے پہلے کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اُسے لازمی طور پر دوسرا بے عیب جانور خریدنا ہوگا۔ اگر جانور گم ہو جائے تو بھی دوسرا خریدنا ہوگا۔ البتہ دوسرا خریدنے کے بعد پہلے کا عیب دور ہو جائے یا پہلا مل جائے تو اس کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کی قربانی کرلے۔

مسئلہ: جس شخص پر قربانی کرنا غربت کی وجہ سے واجب نہ ہو اور اُس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر بعینہٖ اسی جانور کی قربانی لازم ہے، اس جانور کو نہ فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے مقصد کے لیے کام میں لا سکتا ہے۔ اگر قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے وہ جانور ذبح نہیں کیا تو اس جانور کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: غریب شخص کے قربانی کے جانور میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اسے دوسرا

خریدنے کی ضرورت نہیں، اسی جانور کو قربانی کے دنوں میں ذبح کرلے۔ اگر دوسرا قربانی کی نیت سے خرید لیتا ہے تو دونوں جانور قربان کرنا ہوں گے۔

مسئلہ: غریب شخص کا قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور قربانی سے پہلے کھو گیا تو اسے دوسرا جانور خریدنے کی ضرورت نہیں۔ اگر قربانی کے دنوں میں مل جائے تو اس کی قربانی کرلے، قربانی کے دن گزر جانے کے بعد ملے تو اس جانور کو صدقے میں دے دے، اگر نہ ملے تو اُس شخص پر اس کے بدلے کچھ لازم نہیں، البتہ دوسرا خرید لیا تو دوسرے کی قربانی تو لازم ہوگی ہی لیکن پہلا مل گیا تو اسے بھی قربان کرنا ہوگا۔

مسئلہ: اگر قربانی کی نیت سے خریدی ہوئی گائے سے متعلق معلوم ہوجائے کہ اس کی عمر دو سال مکمل نہیں تو اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ: اپنی قربانی کا گوشت اگر رقم صدقہ کرنے کی نیت سے بیچا جائے تو جائز ہے اور اُس کا خریدنا بھی جائز ہے، قیمت کا صدقہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: کسی کو قربانی کا گوشت ہدیہ یا صدقہ میں ملا ہو تو اُس کو بیچ کر رقم صدقہ کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: جانور کی عمر معلوم کرنے کا حتمی پیمانہ صرف اس کے دانت نہیں ہیں، بلکہ اگر یقینی طور پر معلوم ہوجائے کہ ان جانوروں کی اتنی عمریں ہوگئی ہیں؛ مثلاً: جانور کو اپنے سامنے پلتا بڑھتا دیکھا ہو اور ان کی عمر بھی معلوم ہو؛ تو ان کی قربانی درست ہے، پکے دانت نکلنا ضروری نہیں، بلکہ مدت پوری ہونا شرط ہے۔

مسئلہ: آج کل چونکہ فساد کا غلبہ ہے؛ اس لیے صرف بیوپاری کی بات پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا احتیاطاً دانت کو عمر معلوم کرنے کے لیے علامت کے طور پر مقرر کیا

گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا، کیونکہ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ مطلوبہ عمر سے پہلے جانور کے دو دانت نہیں نکلتے۔ ہاں! زیادہ عمر کا جانور آنا ممکن ہے۔

مسئلہ: جانور کے اضافی کان کا ہونا اس میں عیب ہے اور عیب دار جانور کی قربانی اور عقیقہ درست نہیں۔

مسئلہ: اگر قربانی کے جانور کا کان ایک تہائی یا اس سے کم کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر ایک تہائی سے زائد کٹا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

مسئلہ: قربانی کے وقت سے پہلے کسی جانور کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور جانور چلتے وقت وہ ٹانگ زمین پر بالکل نہ رکھے، بلکہ تین ٹانگوں کے سہارے چلے اور ٹوٹی ہوئی ٹانگ زمین سے اٹھا کر چلے تو یہ قربانی میں بڑا اور واضح عیب ہے، اس کی موجودگی میں قربانی درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کی ٹانگ قربان گاہ پہنچنے سے پہلے راستے میں ٹوٹ جائے، مگر جانور چلتے وقت ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو زمین پر رکھ کر اس کے سہارے کے ساتھ چل رہا ہو یا قربانی کا جانور قربان گاہ تک پہنچ جائے اور ذبح کا عمل شروع ہونے کے بعد؛ مثلاً: گراتے وقت اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو ان صورتوں میں قربانی درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر جانور کی ٹانگ راستے میں ٹوٹ جائے اور جانور اس ٹانگ کو زمین پر بھی نہیں رکھ رہا ہو تو اس صورت میں قربانی درست نہیں ہوگی۔ اگر یہ قربانی واجب ہے تو اس صورت میں اس کے متبادل دوسرا صحیح جانور لینا ضروری ہے۔ اور اگر قربانی نفلی ہو یا غریب آدمی قربانی کا جانور لایا ہو تو اس صورت میں اسی جانور کی قربانی کافی ہے۔

نوٹ: ذبح کرتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہو جائے تو وہ معاف ہے اس کا قربانی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

مسئلہ: اگر کسی جانور کے سینگ کا اوپر والا حصہ ٹوٹ کر گر جائے اور سینگ کی جڑیں مضبوط ہوں، وہ نہ ٹوٹی ہوں تو ایسے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اتفاق سے کسی جانور کے اکثر دانت ابھی تک آئے ہی نہ ہوں، یا اکثر دانت ٹوٹ چکے ہوں جس کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکے تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ: جانور کے جسم میں دانہ نکلنا ایسا عیب نہیں، جس کی بنا پر اس کی قربانی درست نہ ہو، ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: قربانی کا جانور اگر پہلے سے پال لیا ہو اور چارہ وغیرہ گھر پر کھلاتے رہے تو اس جانور کے بال کا استعمال خود کرنا بھی جائز ہے اور ان بالوں کو فروخت کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: جس شخص کا قربانی کا ارادہ ہو، اس کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی تک جسم کے زائد بال نہ ہٹانا اور ناخن نہ تراشنا مستحب ہے، واجب نہیں، اگر کسی کو اس کی ضرورت محسوس ہو تو جسم کی صفائی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور اگر کسی نے بیچ دیا تو اس سے حاصل ہونے والی قیمت کی درج ذیل صورتیں ہیں:

1 مکمل قیمت (بیچے گئے جانور کی سابقہ قیمت اور اس پر حاصل ہونے والے نفع) سے قربانی کا صحت مند اور اچھا جانور خرید لے۔

2 اگر ایک سے زائد جانور اس میں خریدے جا سکتے ہوں تو ایک سے زائد جانور

قربانی کی نیت سے خرید لے۔

3 ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدنے کے بعد کچھ رقم بچ جائے تو اس میں مزید پیسے ملا کر دوسرا جانور قربانی کے لیے خرید لے۔

4 ایک جانور قربانی کی نیت سے خرید لے، اور بقیہ رقم صدقہ کر دے۔

نوٹ: قربانی کا جانور بیچنے کے بعد نفع میں حاصل ہونے والی رقم خود استعمال کرنا جائز نہیں ہے؛ لہٰذا ایسی صورت میں جو رقم بچ گئی اسے صدقہ کر دیا جائے۔

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے ایام میں ایک تولہ سونے والے شخص کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا مال یا سامان باقی رہا جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ اگر کسی کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہے، اس کے علاوہ چاندی یا نقدی یا زائد سامان میں سے کچھ نہیں تو ایسے شخص پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ: جس شخص نے ایک لاکھ روپے قرض لیے ہوں اور اس کے پاس اس ایک لاکھ کے علاوہ مالِ زکوٰۃ (سونا، چاندی، رقم یا مالِ تجارت) میں سے کچھ نہ ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح اگر کسی کو قرض دینے کے بعد قرض دینے والے کے پاس قربانی کے ایام میں ضرورتِ اصلیہ سے زائد اتنی رقم نہ ہو یا ضرورت سے زائد ایسا سامان نہ ہو جسے بیچ کر قربانی کی جاسکے تو اس پر بھی قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ: جانور حلال ہونے کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کرنا ضروری ہے، قربانی کی مشہور دعا پڑھنا جانور کے حلال ہونے کے لیے لازم نہیں بلکہ مستحب ہے، صرف ''بسم اللہ اللہ اکبر'' پڑھ لینا بھی کافی ہے۔

مسئلہ: ہر صاحبِ نصاب عاقل بالغ مسلمان کے ذمہ قربانی کرنا واجب ہے، اگر ایک گھر میں متعدد صاحبِ نصاب افراد ہوں تو ایک قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، بلکہ گھر میں رہنے والے ہر صاحبِ نصاب شخص پر الگ الگ قربانی کرنا لازم ہوگی۔

مسئلہ: مسئلہ: اگر بیوی صاحبِ نصاب ہے تو اس کے ذمہ الگ قربانی ہے، شوہر کے قربانی کر لینے سے اس کی قربانی ادا نہیں ہوگی، اور نہ شوہر کے اُس کے نام سے قربانی کرنے سے شوہر کی ادا قربانی ہوگی۔ نابالغ بچوں پر قربانی واجب نہیں، جو بچے بالغ اور صاحبِ نصاب ہوں، ان کے ذمے اپنی قربانی ادا کرنا خود واجب ہوگا۔

مسئلہ: میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اس قربانی کا گوشت کھانا سب کے لیے جائز ہوگا۔ سارا گوشت غربا میں تقسیم کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر میت نے اپنی طرف سے قربانی کی وصیت کی ہو اور میت کے مال سے ہی قربانی کی جارہی ہو تو اس کا گوشت صدقہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ: چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے ایصالِ ثواب کے لیے ایک حصہ قربانی کرنا چاہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ہبہ (ہدیہ) کر دیں اور وہ قربانی کا ایک حصہ اس مرحوم کے نام پر کردے، جس کے نام پر سب قربانی کرنا چاہتے ہیں، اس سے قربانی بھی ہو جائے گی اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور اس کے ظاہر سے غالب گمان یہی ہو کہ وہ کفریہ عقائد نہیں رکھتا تو ایسے شخص سے قربانی کروائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر

اس شخص کے حالات سے غالب گمان کچھ اور ہو تو اس سے ذبح کروانے میں احتیاط کرنی چاہیے، ہاں! اگر خود ذبح کر لیا جائے اور گوشت اس سے بنوا لیا جائے یا دیگر انتظامات اس سے کروائے جائیں تو یہ جائز ہے، تاہم اگر کوئی صحیح العقیدہ ملازم میسر ہو تو اسی سے ملازمت کا کام لینا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ: عورت اگر ذبح کرنا جانتی ہو تو اس کے لیے قربانی، عقیقہ، یا صدقہ کا جانور یا کسی اور غرض سے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے۔ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ذبح کرنے والا مرد ہی ہو، بلکہ عورت کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

مسئلہ: قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ رکھا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: قربانی کے ایام کے علاوہ باقی ایام میں بھی بڑا جانور (گائے، بیل، اونٹ وغیرہ) لے کر عقیقہ کرنا درست ہے۔ پورا جانور ایک ہی بچے کی طرف سے عقیقہ کر سکتے ہیں یا ایک گائے یا اونٹ میں جس طرح قربانی کے سات حصے ہوتے ہیں اس طرح سات عقیقے بھی ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ: بڑا جانور ہو تو اس میں بعض حصے عقیقے کے اور بعض نفلی صدقے کے طور پر رکھ سکتے ہیں، البتہ عقیقہ کے چھوٹے جانور میں ایک سے زائد کی نیت کرنا درست نہیں؛ لہٰذا عقیقہ کرنا ہو تو صرف عقیقے کی نیت کی جائے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ البتہ اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا نہ ہی کسی کی خدمت کے بدلے بطور معاوضہ و اجرت دیا جا سکتا ہے۔

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی کرنے والے منتظمین اپنی حیثیت کو اپنی مرضی سے خود متعین کر سکتے

ہیں اور ممکنہ طور پر اس کی چند صورتیں ہوسکتی ہیں اور اس حیثیت کے فرق کی وجہ سے ان کا منافع رکھنے یا نہ رکھنے کے حکم میں فرق آئے گا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1: خرید وفروخت کی صورت:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اجتماعی قربانی کا اہتمام کرنے والے اپنے پیسوں سے قربانی کا جانور خرید لیں، اور اس پر خود یا اپنے وکیل کے ذریعے قبضہ کرلیں، اس کے بعد جو شخص اجتماعی قربانی میں حصہ لینا چاہے اس کو مکمل جانور یا مطلوبہ حصے؛ مثلاً: ایک، دو یا تین وغیرہ، اپنا منافع رکھ کر فروخت کردیں۔ اجتماعی قربانی والے شخص کو بتادیں یا رسید پر لکھ دیں کہ فی حصہ اتنے میں فروخت کیا جاتا ہے، پھر اُن کی طرف سے نائب بن کر ان کی اجازت سے قربانی کی جائے اور قربانی کے بعد خریدار کو جانور میں سے اس کے حصے کے بقدر دے دیا جائے۔

2: وعدہ بیع کی صورت:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلا اجتماعی قربانی کرنے والوں کے پاس فی الحال جانور خریدنے کا انتظام نہیں تو وہ جانور کے بیوپاریوں سے قیمت طے کرلیں اور ان سے وعدہ بیع کرلیں، پھر اجتماعی قربانی میں حصہ لینے والوں سے وعدہ بیع کرلیں کہ ہم آپ کو ایک حصہ اتنے میں دیں گے) اور اس میں اپنا منافع رکھ لیں جیسا کہ پہلی صورت میں تھا (اور وعدہ بیع کی مد میں پیشگی ان سے رقم لے لیں، پھر آخر میں جانور خرید لیں اور جانور خریدنے کے بعد ان کا حصہ ان کی طرف سے ذبح کرلیا جائے۔

3: وکالت:

اجتماعی قربانی کرنے والوں کی طرف سے جانور خریدا جائے، اور اس صورت میں

جو جو اخراجات آتے ہیں وہ سب بھی ان کو بتا کر ان سے لے لیے جائیں، قربانی کا جانور خریدنے اور اس پر آنے والے تمام اخراجات کے بعد جو رقم بچ جائے وہ حصہ داروں کو واپس کی جائے، اس رقم کو ان کی اجازت کے بغیر اپنے پاس رکھ لینا بالکل ناجائز ہے، ہاں اگر وہ خود ہی خوش دلی سے باقی بچ جانے والی رقم ادارہ کو عطیہ کر دیں تو اس صورت میں یہ رقم لینا درست ہے۔ وکالت والی صورت میں پہلے سے ہی طے کر کے الگ سے حق الخدمت / سروس چارجز کے نام سے اجتماعی قربانی میں حصہ لینے والوں سے طے شدہ اجرت وصول کی جاسکتی ہے۔ فقط واللہ اعلم!

مسئلہ: اجتماعی قربانی میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ حصہ داروں میں سے کوئی شریک حرام آمدنی والا نہ ہو، اگر شرکا میں سے کسی شریک کی کل آمدنی یا اکثر آمدنی حرام ہو تو ایسے شخص کی شرکت کے ساتھ قربانی درست نہ ہوگی۔

ضمیمہ:

اعتراضات اور جوابات

اعتراض: قربانی میں ذبح کرنا ہی کیوں ضروری ہے؟ ذبح کے بجائے اتنی رقم کسی رفاہی کام میں یا کسی مجبور و مستحق مسلمان پر خرچ کر دینے سے یہ حکم پورا نہیں ہو جاتا؟

جواب: قربانی کوئی اختیاری حکم نہیں ہے بلکہ واجب حکم ہے اور اس کی یہی صورت ہے کہ جان کو ذبح کیا جائے، لہٰذا کوئی محبوب سے محبوب اور بڑے سے بڑا عمل بھی اِس عمل کا بدل نہیں ہوسکتا، دیگر تمام اعمال کی اپنی اپنی علیحدہ اور منفرد حیثیت ہے اور اس نیک عمل کی بھی اپنی منفرد اور علیحدہ حیثیت ہے اور ان تاریخوں میں

یہ عمل اللہ تعالی کے نزدیک تمام اعمال پر فوقیت لے جاتا ہے۔قربانی ایک مستقل عبادت ہے جیسے نماز ادا کرنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادانہیں ہوتا، ایسے ہی صدقہ وخیرات کرنے سے قربانی ادانہیں ہوتی۔یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کبھی قربانی ترک نہیں کی۔اگر ان حضرات کے نزدیک اِس سے بہتر کوئی عمل ہوتا تو وہ یقیناً قربانی کے بجائے اسی کو اختیار کرتے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: بنی آدم کا کوئی عمل قربانی والے دن جانور کا خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہوسکتا۔

(ترمذی شریف، حدیث:1493)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی کام میں مال خرچ کیا جائے تو وہ عید الاضحیٰ کے دن قربانی میں خرچ کیے جانے والے مال سے افضل نہیں۔ **(دارقطنی، حدیث:43)**

یہی وجہ ہے کہ تمام فقہا کے نزدیک قربانی کے ایام میں، صاحبِ حیثیت افراد کے لیے صدقہ کرنے کے بنسبت قربانی کرنا افضل ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں سے فرمایا کہ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئیں۔

نوٹ: قربانی کی جگہ صدقہ وخیرات کرنا اس صورت میں درست ہوگا کہ قربانی کے

دن گزر گئے ہوں اور کسی عذر کے باعث قربانی نہیں کی جاسکی ہو تو قربانی کی رقم فقرا و مساکین میں صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت کے برابر صدقہ کرنے سے فریضہ قربانی ادا نہیں ہوگا بلکہ قربانی نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔

اعتراض: زندہ جانوروں کے گلے پر چھری پھیر دینا عقلِ سلیم کے خلاف اور بے رحمی ہے۔

جواب: شریعتِ اسلامیہ سے زیادہ رحم کسی مذہب میں نہیں، حلال جانور کو ذبح کرنا شریعت کے خلاف نہیں؛ بلکہ ان کے حق میں اپنی موت مرنے سے ذبح ہو کر مرنا بہتر ہے؛ کیوں کہ خود مرنے میں ذبح کی موت سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ رہی اِس حکم کی حکمت تو جانور کا ذبح کرنا اس لیے ضروری ہے کہ ذبح کی وجہ سے اس کے جسم سے وہ فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، ذبح کی وجہ سے ہی جانور کا گوشت انسان کے لیے صحت بخش بن جاتا ہے۔

اعتراض: قربانی سے جانوروں کی نسل کشی ہوتی ہے۔

جواب: یہ اعتراض بھی بیجا اور بے وزن ہے، کیونکہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہ نظام چلا آ رہا ہے کہ انسانوں یا جانوروں کو جس چیز کی ضرورت جتنی زیادہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش اور پیداوار کو اسی قدر بڑھا دیتے ہیں اور جس چیز کی جتنی ضرورت کم ہوتی ہے، اس کی پیداوار بھی اتنی ہی کم ہو جاتی ہے۔ جب سے ہندوستان میں گائے کے ذبیحہ پر پابندی لگی ہے، اس وقت سے وہاں گائے کی پیداوار گھٹ گئی ہے، اسی طرح عربوں نے جب سے سواری اور بار برداری

میں اونٹوں سے کام لینا کم کردیا، وہاں اونٹوں کی پیداوار بھی گھٹ گئی ہے۔ کیا کبھی یہ سننے پڑھنے میں آیا کہ قربانی کی وجہ سے ان ممالک میں جانور ناپید ہو چکے ہیں یا دنیا سے حلال جانور ختم ہو گئے ہیں یا اتنے کم ہو گئے ہیں کہ لوگوں کو قربانی کرنے کے لیے جانور ہی میسر نہیں آئے؟ یقیناً نہیں! اس کے برخلاف کتے اور بلیوں کو دیکھ لیں، ان کی نسل ممالک میں کتنی ہے؟ حالاں کہ تعجب والی بات یہ ہے کہ کتے اور بلیاں ایک ایک حمل سے چار چار پانچ پانچ بچے جنتے ہیں؛ لیکن ان کی تعداد بمقابل حلال جانوروں کے بہت کم نظر آتی ہے۔ حالانکہ کتے بلی کی نسل بظاہر زیادہ ہونی چاہیے کہ وہ ایک ہی پیٹ سے چار پانچ بچے تک پیدا کرتے ہیں، گائے بکری زیادہ سے زیادہ دو بچے دیتی ہے۔ گائے بکری ہر وقت ذبح ہوتی ہے، کتے بلی کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا؛ مگر پھر بھی یہ مشاہدہ ناقابلِ انکار ہے کہ دنیا میں گائے اور بکروں کی تعداد بہ نسبت کتے بلی کے زیادہ ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالی نے جو اشیا انسان اور حیوانات کے لیے پیدا فرمائی ہیں، جب تک وہ خرچ ہوتی رہتی ہیں، ان کا بدل اللہ کی جانب سے پیدا ہوتا رہتا ہے، جس چیز کا خرچ زیادہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پیداوار بھی بڑھا دیتے ہیں، جانوروں میں بکرے اور گائے کا سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ ان کو ذبح کر کے گوشت کھایا جاتا ہے اور شرعی قربانیوں اور کفارات و جنایات میں ان کو ذبح کیا جاتا ہے، وہ جتنے زیادہ کام آتے ہیں، اللہ تعالیٰ اتنی ہی زیادہ اُس کی پیداوار بڑھا دیتے ہیں، جس کا ہر جگہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ بکروں کی تعداد ہر وقت چھری کے نیچے رہنے کے باوجود دنیا میں زیادہ ہے، کتے بلی کی تعداد اتنی نہیں۔

اعتراض: قربانی کوئی واجب حکم نہیں تھا بلکہ تو اس زمانے میں حاجیوں کی خدمت کے لیے قربانی کی رسم جاری کی گئی تھی۔ اب تو مکہ مدینہ میں گوشت کی فراوانی ہے، لہٰذا قربانی کی ضرورت بھی نہیں رہی۔

جواب: اس بات کی کوئی حقیقت نہیں۔ نبی ﷺ نے دس سالہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مسلسل ہر سال قربانی فرمائی اور دنیا جانتی ہے کہ حج کے ارکان کا مدینہ منورہ سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔ جبکہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ اس زمانے میں کئی دنوں کی مسافت کا بنتا تھا اس تناظر میں حاجیوں کی ضیافت ایک لاینحل مسئلہ دکھائی دیتا ہے۔ پھر ضیافت کے لیے جانوروں، ان کی عمروں اور دیگر شرائط کی قید بھی عجیب محسوس ہوتی ہے۔ پھر ضیافت میں گوشت کا سالن ہوتا ہے یا کچا گوشت؟ قربانی کے گوشت کی اگر تقسیم بھی ہے تو وہ کچے گوشت کی ہے۔

اعتراض: پاکستان ایک مقروض ملک ہے اور مقروض پر قربانی واجب نہیں، لہٰذا پاکستانیوں پر قربانی کا اطلاق نہیں ہونا چاہیے۔

جواب: قربانی ریاست کا معاملہ نہیں بلکہ فرد کا انفرادی معاملہ ہے۔ کسی ملک کے مقروض ہونے سے اُس کے صاحبِ حیثیت باشندوں سے قربانی کا حکم ساقط نہیں ہوگا۔

اعتراض: ہر سال جانور خریدنے اور اسے ذبح کرنے پر کثیر رقم خرچ ہوتی ہے اور یہ اسراف ہے۔

جواب: حیرت ہے کہ ایک واجب حکم کی تعمیل میں تو اسراف کا فلسفہ نظر آتا ہے، لیکن اِس کے علاوہ ہر طرف پھیلا ہوا اسراف نظر نہیں آتا۔ پیدائش پر رسومات و تقریبات، ختنہ پر رسومات و تقریبات، عقیقے پر رسومات و تقریبات، ہر سال

سالگرہ کے نام سے رسومات وتقریبات، بسم اللہ پر رسومات وتقریبات، ختم قرآن پر آمین کے نام سے رسومات وتقریبات، ملازمت ملنے پر رسومات و تقریبات، ترقی ہونے پر رسومات وتقریبات، منگنی، مہندی، بری، مایوں، نکاح، ولیمے پر رسومات وتقریبات کا سلسلہ، ولیمے کے بعد سسرال ودیگر رشتے داروں کے ہاں دعوتوں کا سلسلہ، حج وعمرے پر روانگی و واپسی کے مواقع پر رسومات وتقریبات وہدایا کے تبادلے کا سلسلہ، موت کے مواقع پر رسومات و تقریبات، ہر سال برسی کے نام سے رسومات وتقریبات وغیرہ؛ ان میں سے کونسا سلسلہ ایسا ہے جسے شریعت نے وجوب کا درجہ دیا ہو؟ لیکن تمام طبقات نے ان تمام سلسلوں کو عملاً! واجب ہی کا درجہ دے رکھا ہے کہ نہ تقریبات کی تعداد میں کمی، نہ مہمانوں کی تعداد میں کٹوتی، نہ کھانے کے آئیٹمز میں کوئی کسر، قربانی جیسے مطلوب عمل پر نظریں گاڑنے والے ان غیر مفید، مضر صحت، غیر تعمیری وغیر پیداواری سلسلوں کی طرف اپنی توجہ خاص مرکوز کریں اور رفاہی و امدادی کاموں کی ترویج کے لیے ان رسومات کے خلاف ذہن سازی کا فریضہ انجام دیں۔ جس ملک کے ہر تیسرے گھر کا بوڑھا خون تھوکتا ہو، بیوہ کا چولہا نہ جلتا ہو، یتیم تعلیم سے محروم ہوں، بے سہارا بیٹیوں کے ہاتھ پیلے نہ ہو سکتے ہوں اور ان کے سروں میں چاندی کے تاروں کا برق رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہو، بے روزگاری کی آندھیاں چل رہی ہوں۔ دہشت کے موسلا دھار اولے گر رہے ہوں، قتل و غارتگری نے ماحول حبس زدہ کر دیا ہو، چوری، ڈکیتی، بھتا خوری، قبضہ مافیا، اغوا برائے تاوان کا سکہ رائج الوقت ہو وہاں اخلاقی طور پر رسومات وتقریبات کے یہ چونچلے اسراف نہیں تو کیا ہیں؟!!

اصل مسئلہ قربانی سے ہے:

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ اسراف کا نہیں، نہ غریبوں کی امداد اور رفاہی کاموں کا ہے، بلکہ اصل مسئلہ قربانی کے اِس مہتم بالشان حکم سے ہے، ہر سال کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی طرف سے اپنے رب کے حکم، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت اور اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق جانوروں کو ذبح کرنے سے اسلام کی جس شان وشوکت کا مظاہرہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کی اسلام کے ساتھ قلبی وابستگی، انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ عقیدت، اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کے جذبے اور شریعت کے ساتھ تعلق کا عملی اظہار ہوتا ہے، مسئلہ اِس وابستگی، عقیدت، دینی جذبے اور عملی تعلق کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کو اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ یعنی اسلام کی پہچان قرار دیا ہے، لہٰذا مسلمانوں کو اسلام دشمنوں کے کسی اعتراض واشکال اور مغالطے وپروپیگنڈے کا شکار ہوکر اِس عظیم عمل کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ یہی قربانی پل صراط پر سواری بنے گی، اسی قربانی کے بالوں کے برابر نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی، اس قربانی پر ہونے والا خرچہ ہی نہیں، اِس کا فضلہ تک میزان میں تولا جائے گا۔

قربانی کی کھال اور جامعہ بنوریہ عالمیہ

قربانی کی کھالیں مدارس کے طلبہ کے ساتھ تعاون کی ایک بہترین صورت ہیں، یہی وجہ ہے کہ مدارس بھی دوسرے رفاہی وفلاحی اداروں کی طرح قربانی کی کھالیں جمع کرنے کا باقاعدہ سرکاری اجازت نامہ حاصل کرتے اور طلبہ واساتذہ عید، اپنے عزیزوں کے ساتھ منانے کے بجائے کھالیں جمع کرتے ہیں۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ بھی قربانی کی کھالیں جمع کرتا ہے۔

عظیم دینی، عصری، تعلیمی، تربیتی، مشنری ادارہ:

جامعہ بنوریہ عالمیہ ایک عظیم دینی، عصری، تعلیمی، تربیتی، مشنری ادارہ ہے، جس کی خدمات پاکستان کے طول وعرض سمیت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہاں نوعمر بچوں بچیوں کے لیے اسلام کی بنیادی تعلیم و تربیت سے لیکر اعلیٰ تعلیم اور اسپیشل کورسز تک معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا بھی معقول اور منفرد نظام ہے۔ تعلیم بالغان کا بھی بندوبست ہے۔ طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ان کی رہائش، علاج اور طعام بلکہ سکالرشپ کا بھی مضبوط انتظام ہے۔ عوام الناس کے شرعی مسائل کے حل کے لیے دارالافتاء والقضاء کا جدید تقاضوں سے ہم آہنگ شعبہ مصروف عمل ہے، جس میں مسائل کے زبانی اور تحریری جوابات کے علاوہ فریقین کے تنازعات کے علمی حل کا بھی باقاعدہ قانونی سلسلہ ہے۔ آن لائن فتویٰ بھی دیا جاتا ہے۔ یتیموں اور نومسلموں کی تعلیم کے علاوہ ان کی مختلف اور متنوع مشکلات حل کرنے کے لیے قانونی اور معاشرتی جنگ بھی ادارہ لڑتا ہے۔ اساتذہ اور عملے کی رہائش گاہوں کے ساتھ ساتھ بیرون ملک سے تعلق رکھنے والوں کی فیملیز کو رکھنے اور ان کو پاکیزہ دینی ماحول اور اسلامی تعلیم فراہم کرنے کا انتظام ہے۔ غریب اور مستحق افراد کی ہر طرح کی مدد ہوتی ہے۔ ملک اور بیرون ملک جامعہ سے منسلک درجنوں ادارے اور مساجد خدمات دینیہ میں مصروف ہیں، ابلاغ خطابت اور تدریس کے ماہرین پیدا کرنے کے لیے خصوصی تدریبی کورسز کرائے جاتے ہیں۔ جامعہ کی سند ملک اور بیرونِ ملک کی متعدد یونیورسٹیز سے منظور شدہ ہے۔ دینی کتب اور رسائل کی نشر واشاعت کے علاوہ آڈیوز اور ویڈیوز کی شکل میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دفاعِ دین کا مواد بھی نشر ہوتا ہے۔ ذیل میں جامعہ بنوریہ عالمیہ کے تعلیمی شعبہ جات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

(۱) شعبہ درسِ نظامی

درس نظامی 8 سالہ نصابِ تعلیم پر مشتمل کورس کا نام ہے جس میں تفسیر، اصولِ تفسیر، فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصولِ حدیث، عربی گرامر، عربی ادب، فلسفہ و فلکیات، انگریزی، سائنس، ریاضی، منطق، جغرافیہ جیسے دینی و عصری علوم شامل ہیں ۔ان علوم کی تحصیل کے بعد امتحان لیا جاتا ہے اور تعلیمی بورڈ کی جانب سے اسناد جاری کی جاتی ہیں۔ان اسناد کی حیثیت مندرجہ ذیل ہے:

1: ثانویہ عامہ مساوی میٹرک، 2: ثانویہ خاصہ مساوی ایف اے، 3: عالیہ مساوی بی اے،
4: عالمیہ سال اول مساوی ایم اے ا، 5: عالمیہ سال دوم مساوی ایم اے اا۔

اس کے علاوہ کراچی یونیورسٹی، ہائیر ایجوکیشن کمیشن اور وفاقی اردو یونیورسٹی سے معادلہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔یوں جامعہ بنوریہ عالمیہ کی سند حاصل کرنے والے فضلا عصری اداروں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

درسِ نظامی عربی زبان میں:

عربی لغت کی ترویج اور طلبہ میں عربی زباں میں پختگی کے پیشِ نظر شعبہ معہد اللغ العربی کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا گیا، اس شعبہ میں درس نظامی کے ابتدائی ایک سال (تمہیدیہ) سمیت درس نظامی کے چھ سال کی تعلیم مکمل عربی میں پڑھائی جاتی ہے۔

درس نظامی برائے طالبات:

بچیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر جامعہ بنوریہ عالمیہ نے طالبات کے لئے تعلیمی نظام قائم کیا، جو عالمی سطح پر مقبول ہوا، اس شعبے میں ملک سمیت دنیا بھر سے طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

(۲) طالبات کا چھ سالہ عالمہ کورس

یہ چھ سالہ نصاب درسِ نظامی کی منتخب اور کچھ جدید کتب پر مشتمل ہے، یہ مکمل نصاب عربی زبان میں پڑھایا جاتا ہے، درسِ نظامی برائے طالبات کے تمام امتحانات ایک نظام کے تحت منعقد ہوتے ہیں اور کامیاب طالبات کو جامعہ بنوریہ عالمیہ سند جاری کرتا ہے۔ جامعہ بنوریہ ملکی سطح پر واحد دینی ادارہ ہے جو ملک سمیت دنیا بھر سے آنے والی طالبات کو تعلیم کے ساتھ رہائش، طعام، اور میڈیکل سمیت دیگر تمام ضروری سہولیات بھی اسٹینڈرڈ لیول کی فراہم کرتا ہے۔

(۳) تحفیظ القرآن

تحفیظ القرآن برائے ملکی طلبہ:

ناظرہ: اس شعبے میں 7 سال کے نئے بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے، جس میں انہیں نورانی قاعدہ، تجوید کے ساتھ ناظرہ قرآن مجید، روزمرہ کی دعائیں، بنیادی مسائل اور آداب کی تعلیم دی جاتی ہے، اسکے ساتھ اسکول کی پرائمری تک درجہ بندی کے اعتبار سے تعلیم دی جاتی ہے، جس کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جاتا ہے، بچوں کے طعام اور قیام کی نگرانی تربیت یافتہ اساتذہ کرام کرتے ہیں۔

حفظ: شعبہ حفظ میں 11 سال کے ان بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے جو ناظرہ قرآن مجید تجوید کیساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عصری تعلیم پرائمری تک حاصل کی ہو، اس میں بچوں کو حفظِ قرآن مجید اور امامت و دیگر ضروری مسائل کی تعلیم کے ساتھ منتخب احادیث مع ترجمہ حفظ کروائی جاتی ہیں، اسکے علاوہ عصری تعلیم کراچی بورڈ کے نصاب

کے مطابق میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے، یہاں کے طلبہ باقاعدہ بورڈ کے امتحانات میں شریک ہوتے ہیں اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کرتے ہیں، دارالقرآن میں تعلیم حاصل کرنے والے چھوٹے طلبہ کے لئے الگ ہاسٹل موجود ہے جس میں انہیں قیام، طعام اور علاج ومعالجے کی بہترین سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

تجوید وقرأت (گردان مع تجوید ومتشابہات):

قرآن مجید کی تعلیم کے حوالے سے یہ شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس شعبے میں قرآن مجید کی تجوید کے ساتھ مکمل گردان کرانے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لیے ابتدائی طور پر ایک سپارے کی مشق کروائی جاتی ہے، جس میں ماہر قرا حضرات لحنِ جلی و خفی اور تجوید کی دیگر غلطیاں درست کرواتے ہیں اور مشق کی طرز پر قرآن مجید کا صحیح تلفظ سکھایا جاتا ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید کی متشابہات کی مکمل نشاندہی کر کے انہیں یاد کرنے کے قواعد سکھائے جاتے ہیں تاکہ قرآن مجید درست تلفظ میں پڑھا جاسکے اور متشابہات کی وجہ سے آیات خلط ملط نہ ہوں، ابتدائی طور پر ایک سپارے کی بہترین مشق کے بعد اسی انداز اور ترتیب میں مکمل قرآن مجید کی گردان کروائی جاتی ہے۔

مشق ولہجہ:

ابتدائی ایک سپارے میں تجوید کی مشق کے بعد قرآن مجید کی گردان ہی میں حدر) روانگی کے ساتھ قرآن پڑھنے (کی مشق بھی کروائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ طالب علم کو حجازی اور عربی لہجے پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کے لئے انتہائی خوش الحان قرا حضرات خدمات سرانجام دیتے ہیں اور مشق کے ساتھ طلبہ کے درمیان خوش الحانی کا مقابلہ بھی کروایا جاتا ہے، اس کورس میں قرآن مجید کے بنیادی قواعد کو

سمجھانے اور عملی مشق کروائی جاتی ہے۔

مسائل کورس برائے حفاظ طلبہ:

سند یافتہ حفاظِ کرام کو نمازِ تراویح پڑھانے اور امامت کروانے کے ساتھ جمعہ پڑھانے کا موقع میسر آتا ہے، اسی ضرورت کے پیشِ نظر شعبہ قرات و تجوید کے ضمن میں ہی ایک مختصر مگر بے حد مفید نصاب پڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں عبادات کے اہم اور بنیادی مسائل پڑھائے جاتے ہیں جس میں وہ امامت کے لئے اہل ہوتا ہے۔

تحفیظ القرآن برائے طالبات:

طالبات کے لیے بھی مستقل قاعدہ، ناظرہ، حفظِ قرآن اور تجوید کے لئے شعبہ قائم ہے، اس شعبہ میں تمام عملہ معلمات پر مشتمل ہے جو چھوٹی بڑی بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم فراہم کرتا ہے ان تمام طالبات کو قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے والی طالبات میں ملکی اور بیرونِ ملک کی طالبات شامل ہیں، طالبات کا معاملہ چونکہ حساس معاملہ ہے اس لئے ان کی خدمت اور تعلیم کے لئے تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ زیر تعلیم طالبات کو جملہ ضروریات مثلاً تعلیم، رہائش، طعام، علاج اور ائیر کنڈیشن کمروں کی عمدہ سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ اب تک تکمیل حفظِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کرنے والی حافظات کی کثیر تعداد مختلف اداروں میں اشاعت و تعلیمِ قرآن مجید کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

تحفیظ القرآن برائے غیر ملکی طلبہ:

اس شعبے میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلبہ کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے، جس میں قاعدہ، ناظرہ، حفظ، گردان اور تجوید شامل ہیں، جہاں پاکستان سمیت دیگر ممالک

کے چھوٹے بڑے طلبہ تعلیم حاصل کرر ہے ہیں جو کہ جامعہ کے لیے ایک اعزاز ہے۔

(۴) ایک سالہ حفاظ عربک کورس

حفاظ میں تعلیمی ذوق کو اجاگر کرنے کے لئے جامعہ بنوریہ عالمیہ نے اس حوالے سے اہم قدم اٹھایا اور حفاظ عربک کورس کے نام سے ایک سالہ عربی نصاب کا اجرا کیا ہے، کورس مکمل کرنے کے بعد طالب علم ایک حد تک قرآن کا از خود ترجمہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ عربی تکلم ماحول کی وجہ سے عربی زبان روانگی کے ساتھ بولنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔ حفاظ عربک کورس مکمل کرنے والے حفاظ نویں کلاس میں چلے جاتے ہیں، جہاں وہ میٹرک کے ساتھ درجہ اولی بھی مکمل کر لیتے ہیں۔

(۵) مکتب تعلیم وتربیت

بچے اور بچیوں کی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے ایک بہترین تعلیمی مشن ہے جس کا تعلیمی اور تربیتی نصاب نورانی قاعدہ مع افاداتِ حلیمی، قرآن مجید، عقائد، عبادات، منتخب آیات مع آسان ومختصر تفسیر، منتخب احادیث، مسنون دعائیں، سیرت النبی ﷺ، بچوں کی اجمالی تعلیمی واخلاقی تربیت، اسلامی معاشرت اور عربی زبان جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔

(٦) بنوریہ اکیڈمی سیکنڈری اسکول

کراچی میٹرک بورڈ سے منظور شدہ بنوریہ سیکنڈری اسکول میں چھٹی جماعت سے لے کر میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے، اسکے علاوہ دینی تعلیم جس میں بنیادی عربی قواعد، مختصر احادیث مع ترجمہ، تجوید کے ساتھ ناظرہ قرآن مجید، خوشخطی، کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے، جس میں تربیت یافتہ اساتذہ کرام اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں، بورڈ کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کو سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ جامعہ میں میٹرک کی

کلاسوں کے ساتھ درس نظامی کی پہلے سال درجہ اولی کی کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

(۷) بنوریہ انٹرمیڈیٹ کالج

بنوریہ انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام کا اصل مقصد طلبا وطالبات کو جدید تعلیمی تکنیک اور عمدہ طریقہ ہائے تدریس کے ساتھ ساتھ اسلامی شعار اور افکار سے ہم آہنگ کرنا ہے، تاکہ ان میں قائدانہ صلاحیتیں فروغ پائیں اور وہ صحیح اور غلط میں فیصلہ کرسکیں، یہ طلبا اور طالبات نہ صرف مستقبل کے اچھے ڈاکٹر، انجینئر، استاد اور سائنسدان ہوں بلکہ اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور مثبت سوچ اور اسلامی نقطہ نظر کی وجہ سے معاشرے کے سدھار اور بہتری میں بھی اہم کردار ادا کرسکیں، یقیناً معاشرے کے لئے مثالی مسلمانوں اور امت مسلمہ کے لئے بہترین انسانوں کی تیاری ایک مشکل اور ناگزیر عمل ہے اس کے لئے محنت، توانائی عزم اور وسائل کی اشد ضرورت ہے۔

بنوریہ انٹرمیڈیٹ کالج کی انتظامیہ پرعزم انداز میں اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کوشاں ہے اور اس بات کی خواہاں ہے کہ سعی وہمت کے اس عمل کو مزید موثر، مربوط اور منظّم کرسکے۔ اس وقت الحمدللہ بنوریہ انٹرمیڈیٹ کالج کیماہر اور تجربہ کار اساتذہ اپنا علم اور اپنی صلاحتیں بروئے کار لاکر مستقبل کے معماروں کے ذہن نورعلم سے روشن کرنے میں مصروف ہیں، بنوریہ انٹرمیڈیٹ کالج میں اساتذہ تدریس سے قبل تدریس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے ہیں اور تدریسی مضامین کی مہارتوں (Skills) کے حصول کے لئے اہداف طے کیے جاتے ہیں جنہیں مختلف دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، تدریسی منصوبہ بندی میں اسلامی ارتباط (Integration) کو خصوصی طور پر شامل کیا جاتا ہے تاکہ طلبا وطالبات ہر بات اسلامی تناظر میں سمجھ سکیں، اسکول کی تمام ہم

نصابی سرگرمیوں میں بھی اسلامی شعار و اقدار کو خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے تاکہ یہ معصوم پھول معاشرے کی بے ہنگم رنگارنگی سے محفوظ رہیں، اسکول کی اسمبلی پروگرام میں طلبا و طالبات کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور خود اعتمادی اور خود شناسی پیدا کرنے کیلئے مختلف سرگرمیوں میں شرکت کا موقع دیا جاتا ہے۔

بچوں کی نظریاتی تربیت کیلئے اسکول کے نصاب میں منتخب قرآنی سورتوں، احادیث اور مسنون دعاوں کو شامل کیا گیا ہے۔ قرآن او حدیث کے فہم کو بچوں کو دینے کے ساتھ ساتھ انکو حفظ کرانے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ مختلف مذہبی اور ملی ایام کے مواقع پر مہمان مقررین کے خصوصی لیکچرز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

(۸) بنوریہ آن لائن اکیڈمی

بنوریہ آن لائن اکیڈمی کا مقصد ان شائقین کو دینی تعلیمی فراہم کرنا ہے اپنی مصروفیات کی بنا پر جن کے لیئے تعلیمی سفر کرنا ممکن نہیں ہے، ایسے تمام طلبہ و طالبات کو علومِ نبوت کی تعلیم دینے کے لئے بنوریہ آن لائن اکیڈمی کے تحت بنوریہ آن لائن کلاسسز کا ایک مستقل شعبہ قائم ہے جہاں علومِ شرعیہ اور آن لائن ٹیچنگ کے ماہر معلمین و معلمات علومِ دینیہ کی اشاعت و ترویج میں مصروفِ عمل ہیں۔

بیرون ممالک طلبہ کو یہ سہولت میسر ہے کہ وہ اپنے ممالک سے آن لائن داخلے کرواسکتے ہیں، تاکہ انہیں قانونی کاروائی اور پر مشقت سفر کا تکلف نہ ہو، اس سہولت کے پیش نظر متعدد ویب سائٹس طالب علم کو مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں جہاں طالبِ علم شرائط و ضوابط سمیت داخلے کا مکمل طریقہ کار جان سکتا ہے۔ کوائف اور شرائط پوری ہونے کی صورت میں طالبِ علم داخلہ فارم فِل کرتا ہے جس کے بعد جامعہ کی جانب سے داخلے کا مکمل طریقہ کار حاصل کرسکتا ہے۔

(۹) اسپیشل کورسز:

اس کے علاوہ: علما وفضلا کو اسپیشل کورسز بھی کرائے جاتے ہیں، جن میں تفسیر، حدیث، عربی زبان وادب، فقہ وفتاویٰ، ابلاغ عامہ وصحافت اور ٹیچر ٹریننگ کے ڈپلومہ کورسز شامل ہیں۔

(۱۰) غیر تعلیمی شعبہ جات:

یہ تو صرف تعلیمی شعبہ جات کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ انتظامی ورفاہی شعبہ جات کے ذریعے بھی جامعہ بنوریہ عالمیہ عوامی خدمات میں مصروف ہے، جن میں:

قرآنی علاج گاہ، آئی ٹی، کمپیوٹر لیب، مواصلات اور کوائف ومعلومات، پاسپورٹ آفس، میڈیا پروڈکشنز (بنوریہ میڈیا وبنوریہ ڈیجیٹل)، دارالافتاء والقضاء، دارالتصنیف والتحقیق، ہفت روزہ اخبارالمدارس، بنوریہ پبلی کیشنز، اجتماعی قربانی، آن لائن قربانی، تعلقاتِ عامہ، شعبہ ترقیِ انسانی وسائل، کال سینٹر، بنوریہ ویلفیئر ٹرسٹ، اعانتِ نومسلم، وفاق المساجد، مصالحت کمیٹی وغیرہ شامل ہیں۔

مزید برآں خواتین کے مسائل کے لیے عالمات کی کمیٹی قائم ہے، جو خواتین کی دینی راہ نمائی کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔

اس سرسری جائزے سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے ساتھ مالی معاونت کرنے کی صورت میں وہ کتنے سارے خیر کے کاموں میں شرکت اور صدقاتِ جاریہ کا ثواب پاسکتے ہیں۔ لہٰذا اپنی قربانی کی کھالیں بھی جامعہ بنوریہ عالمیہ جیسے عالمی، دینی، تعلیمی، اصلاحی، فلاحی ورفاہی ادارے کو دیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ ترغیب دینے کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ یہ رسالہ انھیں ہدیہ کریں، تاکہ وہ خود جامعہ بنوریہ عالمیہ کی ہمہ جہت خدمات سے روشناس ہوسکیں۔

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ پر ایک طائرانہ نظر

(1) سنگ بنیاد : 1978ء بدست مبارک : حضرت قاری عبدالحلیمؒ

(2) مہتمم اول: مفتی محمد نعیمؒ مہتمم ثانی : مولانا محمد نعمان نعیم زید مجدہم

(3) ملکی وغیر ملکی طلباء: 4500عدد طالبات : 700عدد

(4) تعلیمی شعبہ جات:

۱۔ناظرہ وحفظ قرآن ۲۔درس نظامی ۳۔تخصص فی الفقہ ۴۔تخصص التفسیر ۵۔تخصص فی الحدیث ۶۔دارالتصنیف والتحقیق ۷۔دارالافتاء والقضاء ۸۔آن لائن اکیڈمی ۹۔انٹرمیڈیٹ کالج ۸۔انفوٹیک کالجیٹ ۹۔عربی، انگلش، چائنیز لینگویج سینٹر ۱۰۔نظام مکتب۔

(5) رفاہی، سماجی، غیر نصابی شعبہ جات:

۱۔بنوریہ ویلفیئر ٹرسٹ ۲۔بنوریہ اسکلز ڈیولپمنٹ سینٹر (BSDC)۳۔میڈیکل سینٹر ۴۔وفاق المساجد ۵۔اعانت نومسلم ۵۔اخبار المدارس ۶۔بنوریہ میڈیا ۷۔شرعیہ کنسلٹنسی ۸۔تعمیرات ۹۔اسپورٹ ۱۰۔سیکوریٹی ۱۱۔اکاؤنٹس ۱۲۔آن لائن فتاویٰ ۱۳۔اصلاحِ اعمال ۱۴۔فارن افیئرز ۱۵۔شعبہ جوازات

(6) شاخہائے جامعہ اندرون ملک:

۱۔مدرسہ تحفیظ القرآن ناظم آباد گول مارکیٹ 2۔جامعہ دراسات الاسلامیہ ناظم آباد نمبر 7 نزد عباسی شہید ہسپتال 3۔جامعہ حنفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی 4 جامعہ عربیہ اسلامیہ کمشنر سوسائٹی اسکیم 33 ابوالحسن اصفہانی روڈ نزد مبینہ ٹاؤن تھانہ گلشن اقبال 4۔مدرسہ دارارقم گلشن اقبال کراچی 5۔مدرسہ ومسجد صدیقیہ فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر 3، 9۔جامع مسجد ومدرسہ عمر ابن الخطابؓ بلاک A.4 گلشن اقبال عقب پٹیل ہسپتال

(7) بیرون ممالک جامعہ سے ملحق ادارے:

☆ معہد تحفیظ القرآن، ملائیشیا ☆ دارالعلوم نیویارک، امریکہ ☆ لندن اسلامک سینٹر، برطانیہ

☆ دارالعلوم الاسلامیہ، ملائیشیا ☆ مدرسہ اصحاب الصفہ، استنبول، ترکی ☆ اسلامی مرکز ٹیکساس، امریکہ ☆ بینکاک اسلامی مرکز، تھائی لینڈ

(8) اسٹاف کی تعداد: اساتذہ کرام 265، معلمات 50، شعبہ بیرون 40، ملازمین 85، کل تعداد 440

(9) جامعہ کی ذریعہ آمدن: عامۃ الناس کے چندے، مخیر حضرات کے تعاون کے علاوہ عطیات، ذکوۃ، خیرات، فدیہ صوم وصلوۃ وغیرہ

(10) ماہانہ اخراجات=/18,000,000: سالانہ اخراجات=/216,000,000: اکیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے

(11) بنوریہ وژن: طلباء وطالبات کیلئے ایسا ماحول فراہم کرنا جس میں سیکھنے کے مواقع اور کوالٹی ایجوکیشن فراہم کرنے کے ساتھ مہذب اور شائستہ معاشرے کے ہر شعبہ ہائے زندگی میں تشکیل کیلئے رجالِ کار فراہم کرنا۔

(12) **اپیل :** آپ سے گذارش ہے کہ اپنی ہر قسم کی تسلی کرنے کے بعد کے طلباء وطالبات کا حسب استطاعت زکوۃ، خیرات، صدقات، صدقۃ الفطر، فدیہ صوم وصلوٰۃ ودیگر مدات میں تعاون فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسبِ توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس : الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

jamia binoria al-almia
A/C# 7160200000825
Askari Bank LTD

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229

موبائل: 0322-2394550